

امام رضا علیہ السلام اور ولایت عہدی کا منصب

<?xml encoding="UTF-8">

نام: علی علیہ السلام

کنیت: ابوالحسن

والد: امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

والدہ: محل ولادت مدینہ

مدت امامت: ۲۰ سال

عمر: ۵۵ سال

فرزندان: ایک بیٹا اور ایک بیٹی

ولادت: ۱۱ ذی قعدہ ۱۲۸ھ

شہادت: آخر ماہ صفر ۲۰۳ھ

قاتل: مامون لعین

مدفن: مشهد مقدس

صفات

عالم آل محمد، القائم بامر اللہ، الحجة، ناصر الدین اللہ، شہید، داعی الی سبیل اللہ، امام الہدی، العروة الوثقی، الامام الہادی، الولی، المرشد۔ (بحار الانوار ج ۳۹)۔

القاب: الرضا، الصابر، رضی، القبلۃ السابع، ہداناہ (وطن سے دور) قرۃ اعین المومنین، الصادق، الفاضل، الوصی۔ مامون الرشید، ہارون الرشید عباسی کابیٹاجو کہ خلافت کی کرسی پر بیٹھا تھا، اس نے ارادہ کر لیا کہ امام رضا کو مدینے سے ”مرو“ خراسان بلایا جائے اور ان کی علمی اور اجتماعی موقعیت سے استفادہ کرتے ہوئے ان پر کامل نظارت اور نگرانی رکھے۔

پس مامون نے اپنے آدمیوں کے ذریعہ (احترام کی صورت میں) زبردستی امام کو بلایا جبکہ امام اپنی ناراضگی اور ناراضیتی کو لوگوں پر واضح کر رہے تھے اب جب کہ امام رضا علیہ السلام خراسان، حکومت کے مرکز تک پہنچ گئے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مامون نے کیوں امام کو بلایا؟ خلافت کے لئے، ولایت عہدی کے منصب کے لئے، یا امام کی فعالیتوں کو دیکھتے ہوئے ان پر نگرانی اور کنٹرول رکھنے کے لئے؟

تاریخ میں ملتا ہے کہ جونہی امام خراسان پہنچے کچھ دنوں کے بعد ہی مامون نے امام کے ساتھ مذاکرات شروع کر دیئے اور امام سے منصب خلافت قبول کرنے کو کہا، فضل بن سہل کے کہنے کے مطابق اس دن تک خلافت کی میں نے بے اہمیتی اور بے ارزشی نہیں دیکھی تھی جتنی اس دن دیکھی کیونکہ اس دن امام خلافت قبول کرنے سے انکار کر رہے تھے اور مامون خلافت قبول کروانے پر اصرار کر رہا تھا مامون نے جب یہ دیکھا تو پھر اصرار کیا کہ کم از کم ولایت عہدی قبول کریں، امام نے اس سے بھی انکار کیا، تب مامون نے امام کو دھمکی دی اور کہا کہ اگر اب بھی قبول کرنے سے انکار کریں تو میں آپ کو قتل کروادوں گا امام نے بھی ناچار ہو کر ولایت عہدی کے منصب کو قبول

کرلیالیکن شرائط کے ساتھ، کہ میں ہرگز ملک اور مملکت ، خلافت، عزل و نصب حکام، قضاء اور فتویٰ وغیرہ میں دخل اندازی نہیں کروں گا (الارشاد، شیخ مفید، ص ۳۱۰)۔

بالآخرہ پیر کے دن ۱۷/رمضان ۲۰۱ھ کورسمی طور پر حضرت کی ولایت عہدی کا اعلان کیا گیا اور خلیفہ مامون کے حکم پر سب سے پہلا بیعت کرنے والا عباس مامون تھا اور عسکری و درباری شخصیتوں نے آنحضرت کی بیعت کی، یہ ولایت عہدی امام کے شیعوں اور دوستوں کی خوشی اور شادمانی کا باعث بنی لیکن امام نے جو کہ غم و اندوہ میں مبتلا تھے اور حقیقت سے آگاہ تھے سب اس سیاسی دغا بازی اور گناؤنی سازش کو زمانے کے ساتھ ساتھ آشکار کر دیا۔

مامون نے کیوں امام کو اپنا ولی عہد بنایا؟

مامون عباسیوں میں خلافت کے لئے سب سے زیادہ شایستہ اور سزاوار تھا لیکن چونکہ بنی عباس اس کے مخالف تھے، اس کے استاد فضل بن سہل کے بھی سرسخت دشمن تھے، دوسری بات یہ کہ امین (مامون کا بھائی) ماں اور باپ کی طرف سے اصیل عرب ، جبکہ مامون کی ماں ایک معمولی سے کنیز تھی، امین کو اس پر بر لحاظ سے برتری اور فوقیت حاصل تھی ، اس کے علاوہ اکثر امراء امین رشید کے طرف دار تھے، فوج کے بڑے بڑے افسر بھی اسی کے چاہنے والے تھے، اس کے مقابلہ میں مامون کی تکیہ گاہ اور پناہ گاہ کیاتھی ... لوگ ... نہیں ... درباری نہیں، فوج نہیں، عباسی خاندان نہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مامون کو حکومت کرنے کے لئے ہر طرف سے خطرہ ہی خطرہ تھا اور وہ کسی بھی صورت میں اپنی حکومت کو پائدار اور باقی نہیں رکھ سکتا تھا۔

تین گروہ کم از کم ضرور اس کے مقابلے میں تھے، -

۱۔ علوی شیعہ۔ ۲۔ اعراب۔ ۳۔ امین اور خاندان بنی عباس۔

اس کے علاوہ خود اہل خراسان بھی اب اس سے ناراض تھے اور اس کی حکومت کے لئے خطرہ ثابت ہو رہے تھے ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مامون کے لئے کچھ راہ حل تھے جن کے ذریعہ وہ اپنی حکومت کو بچا سکتا تھا۔

۱۔ علویوں اور شیعوں کی بغاوت کو سرکوب کرنا (صلح یا شمشیر کے ذریعہ)۔

۲۔ علویوں سے عباسی حکومت کے لئے جواز اور مشروعیت کی سرٹیفکیٹ حاصل کرنا۔

۳۔ عربوں کا اعتماد حاصل کرنا اور ان میں محبوبیت پانا۔

۴۔ اپنی حکومت کے جواز کے لئے ایرانیوں اور خراسانیوں سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنا۔

۵۔ علویوں کو اہل دنیا ثابت کرتے ہوئے ان کی محبوبیت اور احترام کو ختم کرنا۔

۶۔ اپنے لئے ہر خطرے سے محفوظ رہنے کے لئے اسباب فراہم کرنا۔ ۷۔ عباسیوں کو راضی اور خوشنود رکھنا۔

جی ہاں! یہ سب ایسی راہ حل ہیں جو صرف اور صرف امام رضا علیہ السلام کی ولایت عہدی کے ذریعہ ہی انجام تک پہنچ سکتی ہیں اور خاص کر امام رضا علیہ السلام جیسی محبوب شخصیت کے خطرے سے بھی وہ محفوظ و مصون رہ سکتا ہے امام رضا علیہ السلام کی ولایت عہدی ہی کے ذریعہ وہ علویوں کو خلع سلاح بھی کرسکتا تھا، ان کی محبوبیت بھی ختم کرسکتا تھا (یہ بتلاتے ہوئے کہ علوی لوگ بھی اہل دنیا ہیں) ان سے ا و ایرانیوں سے جواہل بیت کی مشروعیت اور جواز کا مدرک لے سکتا تھا ، عباسیوں اور عربوں میں یہ آشکار کیا کہ اگر اپنے بھائی کو قتل کیا لیکن حکومت کو اس کے اہل اور سزاوار شخص تک پہنچایا۔

تجزیہ و تحلیل

- کچھ چیزیں ایسی ہیں جو کہ مامون کے اخلاص اور امام کی ولایت عہدی کو پوری طرح مشکوک بنادیتی ہیں، اگر واقعاً مامون امام کو ایمان اور عقیدے کی بنیاد پر خلافت دینا چاہتا تھا تو:
- ۱۔ امام کو کیوں زبردستی مدینے سے مرو، خراسان لایا جب کہ مدینے میں رہ کر بھی انہیں خلیفہ یا ولی عہد بنا سکتا تھا اور خود خراسان میں ان کا نمائندہ رہ سکتا تھا۔
 - ۲۔ اس نے کیوں حکم دیا کہ امام کو مشکل ترین راستوں بصرہ، ابواز اور فارس سے لایا جائے اور کوفہ و قم سے نہ لایا جائے کہ وہاں کہ اکثریت شیعہ تھی، اگر وہ مخلص ہوتا تو امام کا استقبال کرنے کی اس کے لئے زیادہ اسباب فراہم ہو سکتے تھے اور اس میں اسی کا فائدہ تھا۔
 - ۳۔ مامون نے کیوں مذاکرہ کرتے وقت امام کو خلیفہ اور خود کو ولی عہد قرار دیا جب کہ ولی عہد کے منصب پر امام جو اذ علیہ السلام کو فائز کر سکتا تھا یا یہ منصب امام کے اختیار میں دے سکتا تھا۔
 - ۴۔ امام کا ولی عہد ہونے کا کیا فائدہ تھا جب کہ اس وقت امام مامون سے ۲۰ سال بڑے تھے۔
 - ۵۔ امام نے جب حکومتی امور میں دخالت کرنے سے انکار کر دیا تو یہ کس قسم کی ولایت عہدی تھی اور اس کا کیا فائدہ تھا؟
 - ۶۔ اگر مامون ولایت عہدی یا خلافت دینے میں مخلص تھا تو امام کے قبول نہ کرنے کی صورت میں اس نے کیوں امام کو قتل کرنے کی دھمکی دی؟!
 - ۷۔ اگر مامون اتنا ہی مخلص تھا تو امام کی شہادت کے بعد کیوں امام جو اذ علیہ السلام کو جو کہ کمسن بھی تھے ولی عہد نہیں بنایا؟
 - ۸۔ مشہور واقعہ کے مطابق کیوں مامون نے امام کو نماز عید پر جاتے وقت آدھے راستے سے واپس لایا، کیا وہ امام کے انقلاب لانے سے ڈر نہیں گیا؟
 - ۹۔ کیوں مامون زبردستی امام کو اپنے ساتھ بغداد لے جانا چاہتا تھا کیا اسے امام سے بغاوت یا تختہ الٹنے کا ڈر تھا؟
 - ۱۰۔ اور پھر کس بنا پر مامون نے امام کو شہید کر دیا؟

امام رضا علیہ السلام کے ولایت عہدی قبول کرنے کی دلیلیں

- ۱۔ اگر امام رضا علیہ السلام ولایت عہدی قبول نہ کرتے تو ان کی ذات کے علاوہ تمام علویوں، شیعوں اور دوستداران اہل بیت کو خطرہ تھا، لہذا لازم تھا کہ امام اپنی اور اپنے چاہنے والوں کو بچائیں، خاص کر امام کا وجود ہر زمانے کے لئے لازم اور ضروری ہوتا ہے تاکہ لوگوں کی ہدایت کریں، انہیں فکری و فہرنگی مشکلات سے نجات دیں، کفر والحاد کی دیواروں کو توڑ کر لوگوں کو خدا شناسی کی طرف لے جائیں امامت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے لوگوں کو ان کے ہدف اور مقصد سے آگاہ کریں اس بناء پر امام نے اپنے شرعی فریضے کو انجام دیتے ہوئے اس منصب کو قبول کیا۔
- ۲۔ عباسیوں سے جو کہ اہل بیت کے سرسخت دشمن تھے قبول کروایا کہ خلافت آل محمد کا حق ہے۔

۳۔ ولایت عہدی کو قبول کیا تاکہ لوگ آل محمد کو سیاست کے میدان میں حاضر پائیں اور کوئی یہ نہ کہے کہ یہ لوگ جو علماء اور فقہاء تھے سیاست اور دینوی امور سے باخبر تھے۔

۴۔ دشمن و دوست سے اعتراف کروائیں کہ خلافت ہمارا حق ہے جس طرح حضرت علی علیہ السلام نے شوری میں شرکت کر کے اس کو اپنا حق ثابت کیا۔

۵۔ مامون کے مکروہ چہرے سے نقاب ہٹا کر اس کی مکروہ پالیسی اور سازش کو آشکار کر دیا تاکہ لوگ اس کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا نہ ہوں۔

اگر امام رضا علیہ السلام اس منصب ولایت عہدی کو قبول نہ کرتے تو اس صورت میں جان بھٹی جاتی، شیعہ اور دوست بھی مشکلات میں مبتلا ہو جاتے اور امام اہداف تک بھی نہ پہنچ پاتے لیکن ولایت عہدی کے منصب کو قبول کر کے دشمن سے انہوں نے اپنے خلافت کے حقدار ہونے اور مامون اور عباسیوں کے غاصب ہونے کو سب پر آشکارا اور عیاں کر دیا۔ مامون کی تمام سازشوں کو سب پر بے نقاب کر دیا مختلف ادیان اور مکاتب مثلاً جاثلیق، راس الجالوت، عمران صائبی جو کہ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے، کے ساتھ مناظرے کر کے، انہیں شکست دے کر مکتب اہل بیت کو حق ثابت کر دیا اس خلافت کا حقدار صرف اپنے آپ کو ثابت کر دیا۔ حقیقت میں مامون چاہتا تھا کہ امام کوان کے مرتبہ اور مقام سے نیچے لائے لیکن یہاں پر بھی امام نے اس کی بدنیتی کو فاش کر دیا۔ خلاصہ یہ کہ عہد مامون میں اگرچہ مامون کی نیت خراب تھی لیکن امام نے ولایت عہدی کا فائدہ اٹھایا اور دنیا والوں پر مکتب اہل بیت کی حقانیت کو ثابت کر دیا اور اس کے علاوہ شیعہ بلکہ اسلام و مسلمین کو عزت و عظمت اور سربلند کر کے ہمیشہ کے لئے سرفراز اور جاودان کر دیا